۸۔ موریہ عہد کے بعد کی حکومتیں

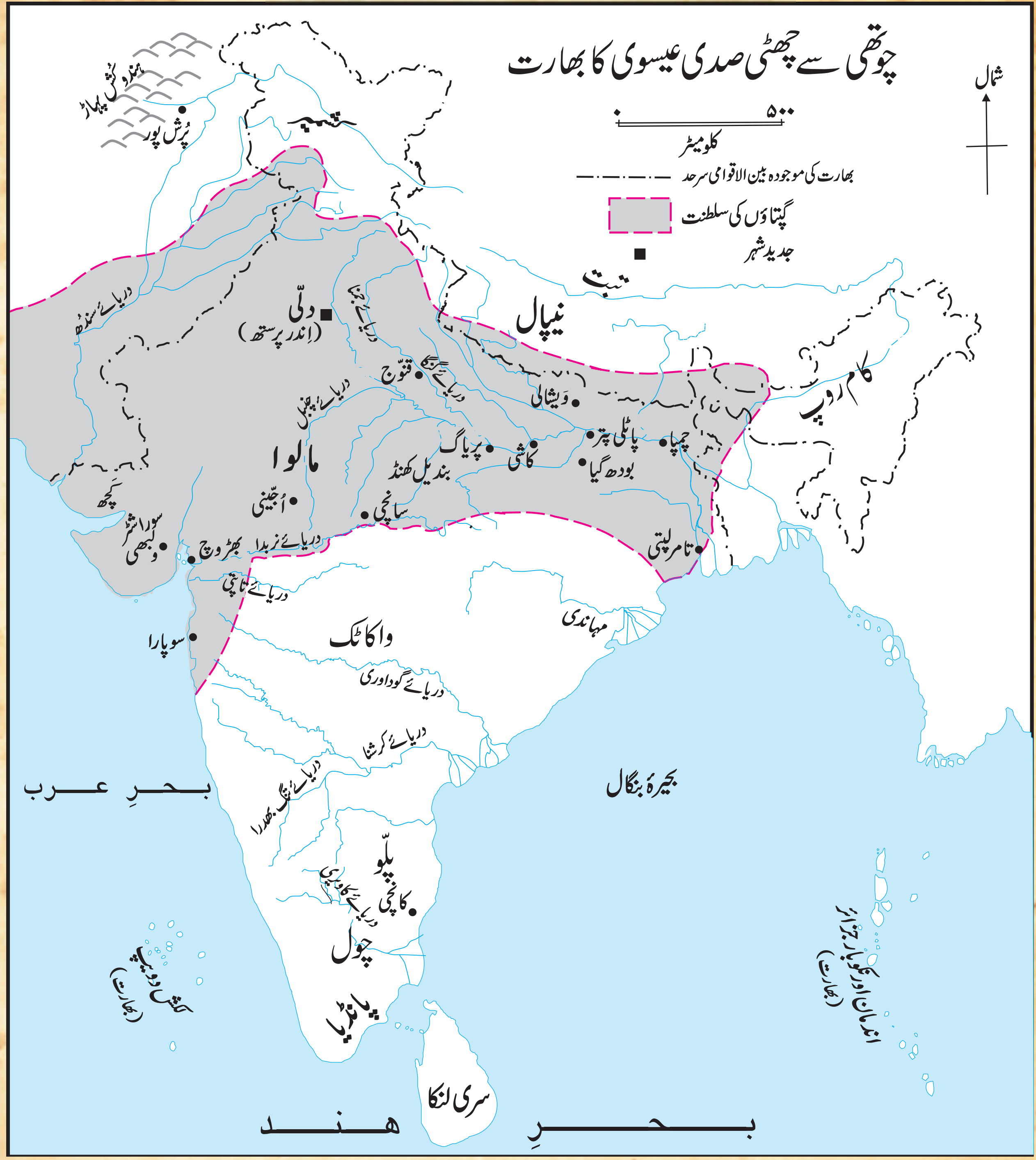

۸.۱ شُنگ خاندان

۸.۲ ہند-یونانی راجا

۸.۳ راجا کُشان

۸.۴ گپت راج گھرانا

۸.۵ وردھن راج گھرانا

۸.۶ شمال مشرقی بھارت کا شاہی اقتدار

۸.۱ شُنگ خاندان

سمراٹ اشوک کے بعد موریہ اقتدار کی طاقت میں کمی ہوتی چلی گئی۔ آخری موریہ راجا کا نام برہدرتھ تھا۔ موریہ حکومت کے سپہ سالار پُشیامتر شُنگ نے بغاوت کرکے برہدرتھ کو قتل کر دیا اور

خود راجا بن بیٹھا۔

۸ء۲ ہند-یونانی راجا

اس زمانے میں برصغیر ہند کے شمال مغربی علاقے میں یونانی راجاؤں کی چھوٹی چھوٹی حکومتیں تھیں۔ ان راجاؤں کو ہند-یونانی راجا کہا جاتا تھا۔ قدیم بھارتی سکّوں کی تاریخ میں ان راجاؤں کے سکّے انتہائی اہم ہیں۔ سکّے کے ایک جانب راجا کی تصویر اور دوسری جانب دیوتا کی تصویر بنانے کی روایت تھی۔ آگے چل کر یہی روایت بھارت میں پھولی پھلی۔ ہند یونانی راجاؤں میں مِنینڈر راجا مشہور تھا۔ اس نے بدھ بھکّھو ناگ سین کے ساتھ بدھ مذہب کے فلسفے سے متعلق تبادلۂ خیال کیا تھا۔ مِنینڈر یعنی 'ملند' کے بھکّھو ناگ سین سے پوچھے گئے سوالات کو کتابی شکل دی گئی ہے جسے 'ملند پنھ' کہتے ہیں۔ پالی زبان میں 'پنھ' کے معنی سوال ہے۔

مِنینڈر کے چاندی کے سکّے کے دونوں رُخ

۸ء۳ راجا کُشان

بھارت میں طرح طرح کے لوگوں کی ٹولیاں بیرون ہند سے مسلسل آتی رہیں۔ ان میں وسطی ایشیا سے 'کُشان' نام سے پہچانی جانے والی ٹولیاں تھیں۔ انھوں نے پہلی صدی عیسوی میں شمال مغربی علاقے اور کشمیر میں حکومت قائم کی۔ بھارت میں سونے کے سکّے ڈھلوانے کی ابتدا کُشان راجاؤں نے کی۔ سکّے پر گوتم بدھ اور مختلف بھارتی دیوتاؤں کی تصویروں کا استعمال کرنے کا چلن کُشان راجاؤں نے شروع کیا۔ کُشان راجا کنشک نے حکومت کو وسعت دی۔

سمراٹ کنشک : کنشک کی حکومت مغرب میں کابل سے مشرق میں وارانسی تک پھیلی ہوئی تھی۔ کنشک کے سونے اور تانبے کے سکّے ملے ہیں۔ کنشک کے زمانے میں بدھ مذہب کی چوتھی کانفرنس کشمیر میں منعقد کی گئی تھی۔ کنشک نے کشمیر میں کنشک پور شہر بسایا تھا۔ سری نگر کے قریب کامپور نامی گاؤں ہی کنشک پور ہوگا۔ کنشک کے زمانے میں اشوگھوش نامی شاعر ہوگزرا ہے۔ اس نے 'بدھ چرِت' اور 'وجر سُچی' نامی کتابیں لکھی ہیں۔ کنشک کے دربار میں چرک مشہور طبیب تھا۔

کنشک کے سونے کے سکّے کے دونوں رخ

کیا آپ جانتے ہیں؟

کنشک کے سونے کے سکّے : یہ سکّے سمراٹ کنشک نے تیار کروائے تھے۔ ان سکّوں کے درشنی (سامنے کے) رُخ پر یونانی رسم الخط میں 'شاو نانو شاو کینشکی کوشانو' لکھا ہوا ہے۔ اس کا مطلب 'سمراٹ کنشک کُشان' ہے۔ سکے کی پشت پر گوتم بدھ کی تصویر ہے۔ تصویر کی بغل میں یونانی رسم الخط میں 'بودّو' یعنی بدھ لکھا ہوا ہے۔

۸ء۴ گُپت راج گھرانا

تیسری صدی عیسوی کے اواخر میں شمالی بھارت میں گُپت راج گھرانے (شاہی خاندان) کی حکومت کے اقتدار کا آغاز ہوا۔ بالعموم گپت خاندان کا اقتدار تین صدیوں تک قائم رہا۔

گپت راج گھرانے کا بانی شری گپت تھا۔ سمدر گُپت اور چندر گُپت دوم گپت خاندان کے قابلِ ذکر راجا تھے۔

سمدر گپت : چندر گپت اوّل کے دَورِ حکومت میں حکومت کی توسیع کا آغاز ہوا۔ اس کے بیٹے سمدر گپت نے آس پاس کے راجاؤں کو شکست دے کر اپنی حکومت کی وسعت میں مزید اضافہ کیا۔ اس کے عہد میں گپت خاندان کا اقتدار آسام سے پنجاب تک پھیل گیا تھا۔ تامل ناڈو میں کانچی تک مشرقی ساحلی علاقے کو اس نے فتح کرلیا تھا۔ سمدر گپت کی فتوحات کی وجہ سے ہر طرف اس کے اقتدار کا دبدبہ بڑھ گیا۔ اس لیے شمال مغرب اور سری لنکا کے راجاؤں نے اس کے ساتھ دوستی کے معاہدے کیے۔ سمدر گپت کے عظیم الشان کارناموں اور فتوحات کا ذکر پریاگ کے ستونی کتبے میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔ یہ کتبہ 'پریاگ پرشستی' کے نام سے مشہور ہے۔ اسے 'الہ آباد پرشستی' بھی کہتے ہیں۔ سمدر گپت وینا (سِتار) بجانے میں بڑا ماہر تھا۔ سمدر گپت نے مختلف قسم کی تصویروں والے سکے رائج کیے تھے۔ ان میں سے ایک قسم میں وہ خود ستار بجاتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس پر 'سمدر گپت' لکھا ہوا ہے۔

سمدر گپت کے سونے کے سکے کے دونوں رُخ

چندر گپت دوم : چندر گپت دوم سمدر گپت کا بیٹا تھا۔ اس نے گپت حکومت کو شمال مغرب میں وسعت دی۔ اس نے مالوہ، گجرات اور سوراشٹر کو فتح کیا۔ چندر گپت دوم نے اپنی بیٹی پربھاوتی کا بیاہ واکاٹک خاندان کے رُدرسین دوم سے کیا۔ اس طرح جنوب کے طاقتور واکاٹک حکومت سے اس نے رشتہ داری قائم کرلی۔ دلّی کے قریب مہرولی کے مقام پر ایک لوہے کا ستون ایستادہ ہے۔ وہ تقریباً ڈیڑھ ہزار برسوں سے بھی زیادہ پرانا ہے۔ اس قدر پرانا ہونے کے باوجود وہ ابھی تک زنگ آلود نہیں ہوا ہے۔ قدیم بھارتیوں نے تکنیکی علوم میں جو ترقی کی تھی اس کی وہ ایک علامت ہے۔ اس لوہے کے ستون پر جو تحریر ہے اس میں 'چندر' نام کے راجا کا ذکر ہے۔ اس تحریر کی بنیاد پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ لوہے کا ستون چندر گپت دوم کے زمانے کا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

چینی سیّاح فاہیان چندر گپت دوم کے عہد میں بھارت آیا تھا۔ اپنے سفرنامے میں اس نے گپت دَور کی سماجی زندگی کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتا ہے، ''بھارت کے شہر بڑے اور ترقی پذیر ہیں۔ مسافروں کے لیے ان شہروں میں کئی مہمان خانے ہیں۔ کئی خیراتی ادارے ہیں۔ شہر میں اسپتال ہیں جہاں غریبوں کو مفت طبّی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ بڑی بڑی خانقاہیں اور مندر ہیں۔ لوگوں کو پیشے منتخب کرنے کی مکمل آزادی ہے۔ لوگوں کو کہیں بھی آنے جانے کی ممانعت نہیں ہے۔ سرکاری افسران اور فوجیوں کو باقاعدگی کے ساتھ تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ وہاں کے لوگ شراب نوشی نہیں کرتے، تشدد نہیں کرتے۔ گپت حکومت میں سرکاری اُمور مناسب ڈھنگ سے انجام دیے جاتے ہیں۔

چندر گپت دوم کے عہد میں بدھ بھکّھو فاہیان چین سے بھارت آیا تھا۔ اس نے اپنے بھارت کے سفر کی روداد قلمبند کی ہے۔ اس سے ہمیں گپت حکومت کے عمدہ انتظامِ حکومت کی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

۵ء۸ وردھن راج گھرانا

گپت حکومت کی طاقت کم ہونے کے بعد شمالی بھارت میں

کئی حکومتیں وجود میں آئیں۔ وردھن راج گھرانے کی حکومت ان میں سے ایک تھی۔ دلّی کے قریب واقع تھانیسر نامی مقام پر پربھاکر وردھن نام کا ایک راجا حکومت کرتا تھا۔ اس کے دورِحکومت میں وردھن گھرانا مستحکم بنا۔ ہرش وردھن اس کا بیٹا تھا۔ ہرش وردھن نے وردھن سلطنت کو وسعت دی۔ اس کے دورِ حکومت میں وردھن سلطنت کی توسیع شمال میں نیپال، جنوب میں نربدا ندی، مشرق میں آسام اور مغرب میں گجرات تک ہوئی۔ کام رؤپ یعنی قدیم آسام کے راجا بھاسکر ورمن سے اُس کے دوستانہ تعلقات تھے۔ ہرش وردھن نے اپنا سفیر چینی دربار میں بھیجا تھا۔ ہرش وردھن نے چین کے بادشاہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کیے تھے۔ اس نے قنوج میں اپنی راجدھانی قائم کی۔ اس کے عہد میں تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔ حکومت کی آمدنی کا کافی بڑا حصہ وہ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے صرف کرتا تھا۔ ہر پانچ سال کے بعد وہ اپنی ذاتی املاک و جائیداد عوام میں تقسیم کر دیا کرتا تھا۔

ہرش وردھن کے درباری شاعر بان بھٹ نے ہرش وردھن کے حالاتِ زندگی سے متعلق ایک کتاب 'ہرش چرِت' لکھی۔ اس کتاب کی مدد سے ہمیں ہرش وردھن کے دَورِحکومت کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے۔ ہرش وردھن نے بدھ مذہب قبول کیا تھا۔ اس نے دوسرے مذاہب کو بھی بڑی فراخدلی کے ساتھ پناہ دی۔ ہرش وردھن نے سنسکرت زبان میں تین ڈرامے 'رتناولی'، 'ناگانند' اور 'پریہ درشکا' تحریر کیے۔ اس کے عہد میں بدھ بھکّھو ہیون سانگ چین سے بھارت آیا تھا۔ اس نے سارے بھارت کی خاک چھانی۔ دو برسوں تک وہ نالندہ یونیورسٹی میں مقیم رہا۔ چین لوٹنے کے بعد اس نے بدھ کتاب کا چینی زبان میں ترجمہ کیا۔

ہیون سانگ

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہیون سانگ نے پورے بھارت کی سیر کی۔ اس نے مہاراشٹر کے لوگوں کے تعلق سے قابلِ فخر کلمات ادا کیے ہیں۔ وہ کہتا ہے، ''مہاراشٹر کے لوگ بڑے خوددار ہیں۔ کسی کے احسان کو فراموش نہیں کرتے ہیں، لیکن اگر کوئی اُن کی بےعزّتی کرتا ہے تو وہ درگزر بھی نہیں کرتے۔ اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے مصیبت کے شکار لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ اپنی پناہ میں آئے ہوئے لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتے ہیں۔

نالندہ یونیورسٹی

۶ء۸ شمال مشرقی بھارت کا شاہی اقتدار

شمال مشرقی بھارت کے منی پور علاقے کی ’اُلوپیکی‘ شہزادی کی ارجن کے ساتھ شادی کی کہانی مہابھارت میں ہے۔ چوتھی صدی عیسوی میں ’کام رؤپ‘ کی حکومت کو عروج حاصل ہوا۔ پُشیہ ورمن کام رؤپ حکومت کا بانی تھا۔ الٰہ آباد میں سمدر گپت کے ستونی کتبے میں اس کا ذکر آیا ہے۔ کام رؤپ کے راجاؤں کی کندہ کی ہوئی کئی تحریریں پائی جاتی ہیں۔ مہا بھارت اور رامائن جیسی طویل رزمیہ (نظموں) میں کام رؤپ کا ذکر ’پراگجیوتش‘ کے طور پر آیا ہے۔ پراگجیوتش پور اس حکومت کی راجدھانی تھی۔ پراگجیوتش پور یعنی موجودہ ریاست آسام کا شہر گوہاٹی۔ کتاب ’پیری پلس آف دی اریتھرین سی‘ میں اس کا ذکر ’کرہادِیا‘ یعنی ’کِرات لوگوں کا ملک‘ کے طور پر آیا ہے۔ کام رؤپ حکومت دریائے برہمپتر کی وادی، بھوٹان، بنگال اور بہار کے کچھ حصوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ شمال مشرقی بھارت کی ’کام رؤپ‘ حکومت میں ہیون سانگ گیا تھا۔ اس وقت بھاسکر ورمن وہاں کا راجا تھا۔

اس سبق میں ہم نے موریاؤں کے بعد کے زمانے میں شمالی بھارت اور وہاں کی مختلف حکومتوں کا تعارف حاصل کیا۔ اسی طرح یہ بھی دیکھا کہ اس زمانے میں شمال مشرقی بھارت میں کیا حالات تھے۔ اگلے سبق میں ہم اسی دور کے جنوبی بھارت میں جو حکومتیں تھیں ان کا تعارف حاصل کریں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

بھارتی روایت کے مطابق قدیم زمانے میں کشمیر کا نام ’کشیپ پور‘ تھا۔ یونانی مؤرّخین نے اس کا ذکر ’کیسپے پیراس‘، ’کیسپے ٹیراک‘ اور ’کیسپے رِیا‘ کے طور پر کیا ہے۔ مہابھارت کے زمانے میں وہاں کمبوج خاندان کے راجا کے حکومت کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ سمراٹ اشوک کے عہد میں کشمیر موریہ حکومت میں شامل تھا۔ ساتویں صدی عیسوی میں کشمیر میں کرکوٹ خاندان کی حکومت تھی۔ کلہن نے اپنی کتاب ’راج ترنگنی‘ میں اس کی معلومات دی ہے۔

مشق

(۱) بتائیے تو بھلا:

۱۔ بھارت میں سونے کے سکّے ڈھالنے کی ابتدا کرنے والا راجا۔

۲۔ کنشک نے کشمیر میں بسایا ہوا شہر۔

۳۔ وینا (ستار) بجانے میں ماہر راجا۔

۴۔ کام رؤپ سے مراد۔

(۲) سبق میں دیے گئے نقشے کا مشاہدہ کرکے گُپت بادشاہوں کی حکومت کے جدید شہروں کے ناموں کی فہرست بنائیے۔

(۳) بات چیت کیجیے اور لکھیے:

۱۔ سمراٹ کنشک

۲۔ مہرولی کا لوہے کا ستون

(۴) سبق میں آئے ہوئے مختلف مصنّفین اور اُن کی کتابوں کے ناموں کی فہرست بنائیے۔

(۵) گپت راج گھرانا اور وردھن راج گھرانا کا درج ذیل نکات کی مدد سے موازنہ کیجیے:

نکات	گپت راج گھرانا	وردھن راج گھرانا
بانی		
سلطنت کی وسعت		
کام		

(۶) درج ذیل میں تلاش کیجیے۔

ا	ش	ت	چ	و	ل	م	ا	ن
پ	ر	بھ	ا	و	ت	ی	ش	ر
ل	ی	ط	ر	ر	ک	ع	و	ت
غ	گ	ف	ج	دھ	ا	ق	گھ	ن
ج	پ	ک	ن	ن	م	ل	و	ا
ر	ت	م	پ	ٹ	ر	ص	ش	و
ک	ش	ی	پ	پ	و	ر	ض	ل
ط	چ	ا	ل	و	پ	ی	غ	ی
م	ن	ی	ن	ڈ	ر	ظ	ذ	ی

اشارے: اوپر سے نیچے:

- گپت خاندان کا بانی۔
- مہابھارت کا کردار جس کا بیاہ منی پور کی شہزادی سے ہوا تھا۔
- کنشک کے زمانے کا مشہور شاعر۔
- آسام کا پرانا نام۔
- کنشک کے دربار میں مشہور طبیب۔
- گپت خاندان کے بعد برسر اقتدار آنے والا خاندان۔
- ہرش وردھن کا ایک ڈراما

دائیں سے بائیں:

- چندر گپت کی بیٹی۔
- منی پور کی شہزادی۔
- کشمیر کا پرانا نام۔
- ہند-یونانی راجا۔

5VHH6Q

سرگرمی:

موریہ سلطنت کے بعد بھارت میں جو حکمراں گزرے ہیں اُن کی مزید معلومات حاصل کیجیے اور آپ کو جو حکمراں پسند ہے اُس کے کردار کی اداکاری جماعت میں پیش کیجیے۔

***